

احکام و مسائل رمضان المبارک

صدقۃ الفطر

روزے میں نیت کی ضرورت کا بیان | روزے میں نیت شرط ہے۔ (نیت کے معنی ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ ادا نہ ہوگا۔ رمضان کے روزہ کی نیت آدھے دن شرعی تک کر سکتا ہے۔ یعنی تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک اس کے بعد اگر نیت کر لیا۔ تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنا فرض نہیں۔ لیکن بہتر اور مستحب ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے۔ بِصَوْمٍ وَعِدَةٍ ثَوْبَتُ مِنْ شَهْرِ مَصَانَتْ۔ اگر افطار کے وقت ہی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے۔ نیت کی ہر یا نہ کی ہو۔

ان باتوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا | بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا۔ بلا اختیار حلق میں گرے دو غبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آنا پینے والے اور تمباکو کو کھٹنے والے کے حلق میں جو آنا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جاوے یا خود بخود قے آوے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جاوے یا قے آگے خود بخود لوٹ جاوے ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم نکل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر قصد اُتے کی گرہ تھوڑی سی (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصد اُتار کر نکل گیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر کوئی روزہ میں بھول کر کچھ کھاپی رہا ہے۔ اور قوی و تندرست ہے۔ تو اس کو یاد دلا دینا جائز ہے۔ اگر ضعیف و ناتوان ہے تو نہ یاد دلا نا درست ہے۔ اگر خود بخود مسواک وغیرہ کرنے سے دانتیں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جاوے۔ تو

روزہ میں غل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا تو روزہ میں غل نہیں آتا۔ اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہوگئی تو روزہ میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا۔

جن باتوں سے قضا واجب ہوتی ہے | کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا، قصداً منہ بھر قے کرنا، منہ بھرتے آئی تھی اس کو نگل جانا، کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا۔ یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں مگر صرف قضا آئے گی کفارہ واجب نہیں۔ نلکہ یا لوہے تانبے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھائی، تو اس روزہ کی قضا واجب ہوگی۔ دن باقی تھا غلطی سے سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ جان بھول کر بدون بھولنے کے صحبت کرنا، کھانا پینا روزہ کو توڑتا ہے۔ اور قضا بھی آتی ہے، اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو متراٹر ساٹھ روزے رکھنا۔ اسکی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن سے مکروہ نہیں ہوتا | بلا ضرورت کسی نمک وغیرہ کا ذائقہ دیکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے۔ قصداً منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے۔ غیبت، بدگوئی، لڑائی، جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں۔ اور خواب بہت کم رہ جاتا ہے بسرا کہنا۔ سر پر یا منچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔ سرمہ لگانے سے یا سرمہ لگا کر سوجھانے سے روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ نادان لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں، بالکل غلط ہے۔ خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں۔ اگر بی بی کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے عفتہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان | اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان | رمضان میں روزہ نہ رکھے۔ تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے، پھر قضا رکھے۔ حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے۔ اگر پلائی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ

سے مراد یہ تو قضا کر لینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے چھتیس^{۶۹} کوں یعنی انگریزی اڈتالیس میل کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر شرعی کہلاتا ہے۔ یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، واپس آنے کے بعد قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن میں پہنچ گیا۔ اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹہ میں اڈتالیس میل پہنچ جائے گا۔ اس کے لئے بھی سفر کی رخصت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت بڑھا صغیف جس کو روزہ میں نہایت شدید تکلیف ہوتی ہے۔ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم (بوزن انگریزی) مسکین کو دے لیکن اگر پھر کبھی طاقت آجائے گی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کو اپنے معمولی عذر (یعنی حیض) کے ایام میں روزہ رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد جتنے روز خون آوے۔ جب خون بند ہو جائے روزہ رکھنا چاہئے۔ جن لوگوں کو روزہ پھوٹنے کی اجازت ہے۔ ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا پینا نہیں چاہئے۔ بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ توڑنے کا بیان اور قضا رکھنے کا ذکر | فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے۔ یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے۔ یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائیگا۔ تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہئے۔ کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں ہے۔ کیا خبر موت آجائے اور فرض ذمہ پر رہے۔ مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے۔ کہ متواتر (یعنی لگاتار) رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روز کے بدلے پونے دو سیر گندم صدقہ کریں۔ اور اگر مال چھوڑ گیا ہے۔ اور روزہ کے صدقہ کی وصیت کر گیا ہے۔ تو ادا کرنا لازم اور واجب ہے۔

سحر کھانے کا بیان اور فضیلت | روزہ کے لئے سحر کھانا مسنون ہے اور باعث ثواب ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحر کھایا کرو کہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ خوب پیٹ بھر کر کھائے، بلکہ ایک یا دو لقمہ یا چھوٹے کا ٹکڑا یا دو چھوٹے کا ٹکڑا پائے گا۔ افضل و بہتر یہ

ہے۔ کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھائے اور دیر ہوگئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح صادق ہوگئی تو سحر نہ کھانا چاہئے۔ اور اگر گمان غالب رات کا ہو تو کھائے۔ پھر اگر کسی طرح معلوم ہو کہ فی الحقیقت صبح ہوگئی تو شام تک رکنا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے۔ اور اگر کسی مرض یا موزن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحر کھانے کی ممانعت نہیں جب تک صبح صادق نہ ہو جائے۔ بلا تکلف کھاؤ پیو۔

روزہ افطار کرنے کا بیان | آفتاب غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہئے۔ البتہ جس روزا بد نہوا احتیاط کے لئے دیر کرنا بہتر ہے۔ کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون اور باعث ثواب ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے۔ آگ کی پکی ہوئی چیز مثلاً دوٹی چاول شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزہ میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی کھل وغیرہ دوسری چیز ہو اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کرو گے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا۔ اُسکو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا۔ پھر تم اُس کو واپس کر کے کیوں نخیل کہلاتے ہو؟ البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو۔ حدیث و فقہ سے ثابت ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں دس بارہ منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اور افطار کرنے سے پہلے یہ مختصر دعا کافی ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ مُمِئْتٌ وَعَلَى رِزْقِكَ اِفْطَرْتُ۔ اور افطار کرنے کے بعد یہ پڑھے: ذَهَبَ الظَّهْرُ وَابْتَلَّتِ الْعُرْوَةُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ وَإِن شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

تراویح اور وتر کا بیان | مسنون ہے۔ بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں، غلط ہے۔ اگر حافظ بلامعاوضہ پڑھنے والا لال جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دینا چاہئے۔ اس قدر زیادہ پڑھنا مکروہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں۔ اگر تراویح میں دو رکعت پڑھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئے۔ چار نہ سمجھے جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھ لے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہیں ملے وہ وتر کو امام کے ساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے۔ جو حافظ روپیہ کی طبع میں قرآن مجید سناتا ہے۔ اس سے وہ امام بہتر ہے جو اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے پڑھا۔ اگر اُپرست مقرر کر کے تو کچھ بڑھ جائے تو نہ امام کو

ثواب ہو گا نہ مقتدیوں کو۔ اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ ہدایہ وغیرہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اعتکاف اور شب قدر کا بیان | اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے۔ اگر تمام بستی میں کوئی شخص بھی نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ اعتکاف اسکو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری اور غسل و وضو کے باہر نہ آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں، البتہ نیک کلام کرنا اور بدکلامی اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ اعتکاف اُس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے۔ کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹہ کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ میں ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ کو ہونا احادیث میں وارد ہے۔ لہذا ان مخصوص راتوں میں بہت محنت سے عبادات میں مشغول رہنا چاہئے۔

صدقۃ الفطر کا بیان | صدقۃ الفطر اُس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریات خانہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی وزن کے روپے ہوں یا زیور ہوں۔ یا مال و جائداد یا تجارت کا مال ہو یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا اسی قدر وزن کی اشرفیاں یا زیور ہو یہ ضروری نہیں کہ اس مال پر سال بھر بھی گزر گیا ہو اگر کسی کے پاس بہت مال ہے۔ لیکن قرض اس قدر ہے کہ اگر ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا تو اس پر صدقۃ فطر واجب نہیں جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو وہ اپنی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی۔ صدقۃ الفطر ایک آدمی کا بوزن انگریزی پونے دو سیر گندم ہیں یا اُن کی قیمت اور جو ساڑھے تین سیر ہے۔ اپنے عزیز اقارب سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقۃ الفطر دیا جائے تو درست ہے۔ اور اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی محتاجوں کو دیدیں تو بھی درست ہے۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے جس نے کسی عذر سے یا غفلت سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار مال رکھتا ہو۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں اور مسجد کی تعمیر اور اُس کے مصارف میں لگانا بھی درست نہیں۔